

نزول عیسیٰ

ابن الحسن محمدی

سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان سے زمین پر اتریں گے، یہ اہل سنت والجماعت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔ اس پر متواتر احادیث اور ائمہ مسلمین کی تصریحات موجود ہیں، جیسا کہ :

❁ علامہ، ابو عون، محمد بن احمد، سفارینی رحمہ اللہ (م: 1188ھ) فرماتے ہیں :

فَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى نُزُولِهِ، وَلَمْ يُخَالَفْ فِيهِ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الشَّرِيعَةِ، وَإِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ الْفَلَاسِفَةُ وَالْمَلَا حِدَةُ؛ مِمَّنْ لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهِ، وَقَدْ اِنْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَى أَنَّهُ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهِذِهِ الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، وَلَيْسَ يَنْزِلُ بِشَرِيعَةٍ مُّسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نُزُولِهِ مِنَ السَّمَاءِ، وَإِنْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَائِمَةً بِهِ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِهَا.

”امت مسلمہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اجماع کر چکی ہے۔ اہل شریعت میں سے کسی نے بھی اس امر کا انکار نہیں کیا۔ اس کا انکار صرف ایسے فلسفی اور بے دین لوگوں نے کیا ہے، جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس بات پر بھی امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اترنے کے بعد شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے کریں گے اور آسمان سے کوئی مستقل شریعت لے کر نہیں آئیں گے، اگرچہ انہیں پہلے نبوت مل چکی ہے اور وہ اس صفت سے متصف ہو چکے ہیں۔“

(لوامع الأنوار البہیۃ: 94/1، 95)

❁ مشہور مفسر، علامہ، محمد بن یوسف، ابو حیان، اندلسی رحمہ اللہ (654-745ھ) مفسر، ابو محمد، عبد الحق بن غالب، ابن عطیہ غرناطی رحمہ اللہ (481-542ھ) کی تفسیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى مَا تَضَمَّنَهُ الْحَدِيثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ أَنَّ عِيسَى فِي السَّمَاءِ حَيٌّ، وَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَيَقْتُلُ الْخِزْيَرِ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الدَّجَالَ، وَيَفِيضُ الْعَدْلُ، وَتَظْهَرُ بِهِ الْمِلَّةُ، مِلَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”امت مسلمہ متواتر حدیث کے اس مفہوم پر متفق ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور قرب قیامت اتریں گے، خزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور دجال کو مار ڈالیں گے۔ (ان کے زمانے میں) عدل عام ہو جائے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب آجائے گا۔“

(البحر المحيط في التفسير: 173/3، طبع دار الفكر، بیروت)

❁ شارح صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) قاضی عیاض رحمہ اللہ (476-544ھ) سے نقل کرتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلُهُ الدَّجَالَ حَقٌّ وَصَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ فِي ذَلِكَ، وَلَيْسَ فِي الْعَقْلِ وَلَا فِي الشَّرْعِ مَا يُبْطِلُهُ، فَوَجَبَ إِثْبَاتُهُ، وَأَنْكَرَ ذَلِكَ بَعْضُ الْمُعْتَرِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَمَنْ وَافَقَهُمْ، وَزَعَمُوا أَنَّ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ مَرْدُودَةٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَبِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، وَبِاجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدَ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ شَرِيعَتَهُ مُؤَبَّدَةٌ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ لَا تُنْسَخُ، وَهَذَا اسْتِدْلَالٌ فَاسِدٌ، لِأَنَّهُ لَيْسَ الْمُرَادُ بِنُزُولِ
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ يَنْزِلُ نَبِيًّا بِشَرْعٍ يَنْسَخُ شَرْعَنَا، وَلَا فِي
هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَلَا فِي غَيْرِهَا شَيْءٌ مِّنْ هَذَا.

”اہل سنت والجماعت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت آسمان سے اترنا
اور دجال کو قتل کرنا برحق اور صحیح ہے، کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد
ہوئی ہیں۔ عقل و شریعت میں اس کی نفی پر کوئی دلیل موجود نہیں، لہذا اس کا
اثبات واجب ہے۔ بعض معتزلہ، جہمیہ اور ان کے ہمنواؤں نے اس کا انکار کیا
ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس بارے میں وارد ہونے والی احادیث ختم نبوت
والی آیت کریمہ، آپ ﷺ کے فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امت مسلمہ
کے ختم نبوت پر اجماع اور آپ ﷺ کی شریعت کے دائمی اور غیر منسوخ
ہونے کے دلائل کی بنا پر رد کر دی جائیں گی۔ لیکن یہ استدلال غلط ہے، کیونکہ
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایسے نبی بن کر نازل ہوں گے
جن کی شریعت ہماری شریعت کو منسوخ کر دے گی۔ ایسی کوئی بات نہ نزول
عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث میں مذکور ہے، نہ دیگر احادیث میں۔“

(شرح صحیح مسلم: 75/18)

معروف مفسر، حافظ، اسماعیل بن عمر، ابن کثیر رحمہ اللہ (700-774ھ) فرماتے ہیں:

فَهَذِهِ أَحَادِيثٌ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ،
وَأَبِي أُمَامَةَ، وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ، وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، وَأَبِي سَرِيحَةَ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ،
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَفِيهَا دَلَالَةٌ عَلَى صِفَةِ نُزُولِهِ وَمَكَانِهِ، مِنْ
أَنَّهُ بِالشَّامِ، بَلْ بِدِمَشْقَ، عِنْدَ الْمَنَارَةِ الشَّرْقِيَّةِ، وَأَنَّ ذَلِكَ يَكُونُ
عِنْدَ إِقَامَةِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَقَدْ بُنِيَ فِي هَذِهِ الْأَعْصَارِ فِي سَنَةِ
إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ مَنَارَةٌ لِلْجَامِعِ الْأُمَوِيِّ، بَيْنَاءُ مِنْ
حِجَارَةٍ مَّنْحُوتَةٍ، عِوَضًا عَنِ الْمَنَارَةِ الَّتِي هُدِمَتْ بِسَبَبِ
الْحَرِيقِ الْمَنْسُوبِ إِلَى صَنِيعِ النَّصَارَى، عَلَيْهِمْ لَعَائِنُ اللَّهِ
الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَكَانَ أَكْثَرُ عِمَارَتِهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ،
وَقَوِيَّتِ الظُّنُونُ أَنَّهَا هِيَ الَّتِي يَنْزِلُ عَلَيْهَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَضَعُ
الْحِزْيَةَ، فَلَا يَقْبَلُ إِلَّا الْإِسْلَامَ، كَمَا تَقَدَّمَ فِي الصَّحِيحَيْنِ،
وَهَذَا إِخْبَارٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، ---،
حَيْثُ تَنَزَّاهُ عَلَيْهِمْ وَتَرْتَفِعُ شَبَهُهُمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ، وَلِهَذَا كُلُّهُمْ
يَدْخُلُونَ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ مُتَابِعَةً لِّعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى
يَدَيْهِ، وَلِهَذَا قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ
قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ (الْأَيَّةُ (النِّسَاءُ 4 : 159)، وَهَذِهِ الْآيَةُ كَقَوْلِهِ: ﴿وَإِنَّهُ

لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ ﴿الزخرف 43: 61﴾، وَقُرِّءَ ﴿لَعَلَّمُ﴾ بِالتَّحْرِيكِ، أَيْ أَمَارَةً وَدَلِيلٌ عَلَى اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ يَنْزِلُ بَعْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، فَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، وَيَبْعَثُ اللَّهُ فِي أَيَّامِهِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، فَيَهْلِكُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِبَرَكَهٍ دُعَائِهِ.

”یہ متواتر احادیث رسول اکرم ﷺ سے سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا عثمان بن ابوالعاص، سیدنا ابوامامہ، سیدنا نواس بن سمعان، سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا مجمع بن جاریہ، سیدنا ابوسریحہ، سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہیں۔ ان احادیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کی کیفیت اور جگہ کا بیان ہوا ہے۔ آپ ﷺ شام، بلکہ دمشق میں مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ معاملہ نماز صبح کی اقامت کے قریب ہوگا۔ ان دنوں، یعنی 741 ہجری میں سفید چوکور پتھر سے جامع اموی کا وہ منارہ دوبارہ بنا دیا گیا ہے، جو نصاریٰ کی لگائی ہوئی آگ کی بنا پر منہدم ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر تاقیامت مسلسل لعنتیں برسائے۔ اس منارے کی تعمیر میں بڑا حصہ انہی کے اموال کا تھا۔ غالب گمان یہی ہے کہ اسی منارے پر سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے۔ آپ ﷺ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ ختم کر کے سوائے اسلام کے کچھ بھی قبول نہیں کریں گے، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی پیش گوئی ہے۔۔۔ اس وقت لوگوں کے اشکالات و شبہات رفع ہو جائیں گے، لہذا وہ سب کے سب عیسیٰ علیہ السلام

کی پیروی میں ان کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ (النساء 4: 159)، (عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے)، جیسا کہ ایک مقام پر یوں فرمایا: ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف 43: 61) (بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں)۔ ایک قراءت میں اسے لَعَلَّمُ بھی پڑھا گیا ہے، یعنی آپ علیہ السلام قرب قیامت کی علامت اور نشانی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام خروج دجال کے بعد نازل ہوں گے اور آپ ہی کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کروائے گا، جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی، جس کی شفا نازل نہ کی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے دور میں یا جوج ماجوج کو بھیجے گا اور آپ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے انہیں ہلاک کرے گا۔“

(تفسیر ابن کثیر: 413/2، طبعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

✽ علامہ، عبدالرؤف، مناوی رحمہ اللہ (1031-952ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؛ فَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى نُزُولِهِ نَبِيًّا، لِكُنْهَ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بحیثیت نبی نازل ہونے پر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے۔ البتہ آپ علیہ السلام ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت کے ساتھ تشریف لائیں گے۔“ (فیض القدیر: 341/2)

✽ علامہ، محمد اشرف بن امیر علی، عظیم آبادی رحمہ اللہ، (م: 1329) لکھتے ہیں:

تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نُزُولِ
عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ، بِجَسَدِهِ الْغُضْرِيِّ، إِلَى الْأَرْضِ
عِنْدَ قُرْبِ السَّاعَةِ، وَهَذَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

”قرب قیامت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے جسدِ غصری کے ساتھ
زمین پر اترنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث ثابت ہیں۔
اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے۔“ (عون المعبود: 11/457)

✽ علامہ، احمد بن محمد عبدالقادر، شاکر رحمۃ اللہ علیہ (1309-1377ھ) فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِمَّا لَمْ يَخْتَلَفْ فِيهِ
الْمُسْلِمُونَ، لِيُرُودِ الْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ الصَّحَاحِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ
طَائِفَةً طَيِّبَةً مِنْهَا، وَهَذَا مَعْلُومٌ مِنَ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ، لَا يُؤْمَنُ
مَنْ أَنْكَرَهُ .

”آخری زمانے میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا ان امور میں سے ہے،
جن میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا، کیونکہ اس بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے متواتر صحیح احادیث منقول ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے ایک
اچھی خاصی تعداد (اپنی تفسیر میں) ذکر کر دی ہے۔ یہ دین کا ایسا معاملہ ہے، جو
لازمی طور پر معلوم ہے۔ اس کا منکر مومن نہیں ہو سکتا۔“

(حاشیہ تفسیر الطبری: 6/460)

✽ محدث العصر، ناصر الدین، البانی رحمۃ اللہ علیہ (1332-1419ھ) فرماتے ہیں:

وَأَعْلَمُ أَنَّ أَحَادِيثَ الدَّجَالِ وَنُزُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَاتِرَةٌ
يَجِبُ الْإِيمَانُ بِهَا، وَلَا تَغْتَرَّ بِمَنْ يَدَّعِي فِيهَا أَنَّهَا أَحَادِيثُ
أَحَادٍ، فَإِنَّهُمْ جُهَالٌ بِهَذَا الْعِلْمِ، وَلَيْسَ فِيهِمْ مَنْ تَتَّبَعَ طُرُقَهَا،
وَلَوْ فَعَلَ لَوَجَدَهَا مُتَوَاتِرَةً، كَمَا شَهِدَ بِذَلِكَ أَيْمَةُ هَذَا الْعِلْمِ،
كَالْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَغَيْرِهِ، وَمِنَ الْمُؤَسَّفِ حَقًّا أَنْ يَتَجَرَّأَ
الْبَعْضُ عَلَى الْكَلَامِ فِيمَا لَيْسَ مِنْ اخْتِصَاصِهِمْ، لَا سِيَّمَا
وَالْأَمْرُ دِينٌ وَعَقِيدَةٌ.

”آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث متواتر ہیں
اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ آپ ان لوگوں سے دھوکا نہ کھائیں جو ان
احادیث کے آحاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ اس علم سے جاہل
ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی اس حدیث کی ساری سندوں کو تلاش نہیں کیا۔
اگر وہ ایسا کرتے، تو انہیں متواتر ہی پاتے، جیسا کہ اس علم کے ائمہ، مثلاً حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ نے گواہی دی ہے۔ مجھے حقیقی طور پر افسوس ہے کہ بعض
لوگ ایسے معاملات میں بات کرنے کی جرأت کر لیتے ہیں، جن میں انہیں
خصوصی مہارت حاصل نہیں ہوتی، خصوصاً جبکہ معاملہ دین اور عقیدے کا ہو۔“

(حاشیۃ العقیدۃ الطحاویۃ، ص: 565)

حدیثی دلائل :

ابن نزول عیسیٰ علیہ السلام پر چند حدیثی دلائل ملاحظہ فرمائیں :

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا،
فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ
الْمَالَ، حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تمہارے پاس ابن مریم
انصاف کرنے والے حاکم بن کر نازل نہ ہوں گے۔ وہ صلیب توڑیں گے،
خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ ان کے عہد میں مال اس قدر
زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

(صحیح البخاری: 2476، صحیح مسلم: 155)

صحیح مسلم (243/155) کے الفاظ یوں ہیں:

«وَاللَّهُ، لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ،
وَلْيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلْيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلْيَتَرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا
يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلْيَتَذَهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ،
وَلْيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ».

”اللہ کی قسم! ابن مریم ضرور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں
گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ جو ان اونٹوں کو چھوڑ دیا
جائے گا، کوئی انہیں پکڑنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ باہمی کینہ، بغض اور حسد ختم
ہو جائے گا۔ مال کی طرف بلایا جائے گا، لیکن اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔“

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«يُوشِكُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْ يَنْزَلَ حَكَمًا قِسْطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً، فَأَقْرِئُوهُ [أَوْ أَقْرِئْهُ] السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُحَدِّثْهُ فَيَصَدِّقُنِي»، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ: «أَقْرِئُوهُ مِنِّي السَّلَامَ».

”قريب ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم منصف حاکم اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑیں گے اور دین ایک ہی (اسلام) ہو جائے گا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سلام کہنا اور میری احادیث بیان کرنا، وہ میری تصدیق کریں گے۔ [جب آپ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔“ (مسند الإمام أحمد: 394/2، وسندہ حسن)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے:

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَرَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا حَكَمًا، فَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَيَكْسَرُ الصَّلِيبُ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا».

”ابو القاسم (رسول اللہ) ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص (قرب قیامت تک) زندہ رہے گا، وہ عیسیٰ بن مریم کو امام و حاکم دیکھے گا۔ جزیہ ختم کر دیا جائے گا، صلیب توڑ دی جائے گی، خنزیر کو قتل کیا جائے گا اور لڑائی اپنے ہتھیار

پھینک دے گی۔“ (المعجم الأوسط للطبرانی : 1309، المعجم الصغير للطبرانی : 84، وسندہ حسن)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 «إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجَلَ بِي مَوْتُ؛ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ» .
 ”میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو میں عیسیٰ بن مریم سے ملوں گا۔
 اگر میری موت جلدی آگئی، تو جو انہیں ملے، وہ میری طرف سے انہیں سلام پیش کرے۔“ (مسند الإمام أحمد : 298/2، وسندہ صحیح)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دجال کے احوال بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

«حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ، بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ» .
 ”یہاں تک کہ دجال فلسطین میں بابِ لُد کے پاس آ جائے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام زمین میں ٹھہریں گے۔“
 (مسند الإمام أحمد : 75/6، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (6822) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان بھی نقل کرتے ہیں:
 «لَا يَنْزِلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ، وَلَكِنَّهُ يَنْزِلُ الْحَنْدَقَ، وَعَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا، فَأَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ

النِّسَاءُ وَالْإِمَاءُ، فَيَذْهَبُ فَيَتَّبِعُهُ النَّاسُ فَيَرُدُّونَهُ، فَيَرْجِعُ
غَضَبَانِ حَتَّى يَنْزِلَ الْخَنْدَقَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ ذَلِكَ عِيسَى
ابْنُ مَرْيَمَ.

”دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، البتہ وہ خندق میں داخل ہو جائے گا۔ مدینہ منورہ کے ہر راستے پر فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔ سب سے پہلے عورتیں اور لونڈیاں دجال کی پیروی کریں گی۔ دجال مدینہ منورہ کی طرف جائے گا اور لوگ اس کے پیچھے ہوں گے، لیکن فرشتے اسے روک دیں گے۔ وہ غصے سے واپس آ کر خندق میں پڑاؤ ڈال لے گا۔ اسی وقت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔“

(المعجم الأوسط للطبرانی: 5465، وسندہ حسن)

⑦ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ
عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ».

”دجال اسی حال میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس اتریں گے۔“ (صحیح مسلم: 2937)

⑧ سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ،
شَرْقِيَّ دِمَشْقَ».

”عِیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس اتریں گے۔“

(المعجم الكبير للطبراني: 590، وسنده حسن)

⑨ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَمْكُثُ فِي النَّاسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً“.

”عِیسیٰ بن مریم اتریں گے اور لوگوں میں چالیس سال رہیں گے۔“

(المعجم الأوسط للطبراني: 5466، وسنده حسن)

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

”إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ طَالَتْ بِي حَيَاةُ أَنْ أُدْرِكَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجَلَ بِي مَوْتُ؛ فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ“.

”مجھے امید ہے کہ اگر میری زندگی لمبی ہوئی، تو میں عِیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پالوں گا۔ اگر مجھے جلد موت آگئی، تو جو انہیں ملے، وہ میری طرف سے انہیں سلام

پیش کرے۔“ (مسند الإمام أحمد: 2/298، وسنده صحيح)

اہل علم کی تصریحات :

اب نزول عِیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کچھ اہل علم کی تصریحات بھی ملاحظہ فرمائیں:

✽ حافظ عبد الرحمن بن احمد، ابن رجب رحمہ اللہ (736-795ھ) فرماتے ہیں:

”وَبِالسَّامِ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ،

وَهُوَ الْمُبَشِّرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَحْكُمُ بِهِ، وَلَا

يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرِ دِينِهِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ،

وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُصَلِّيَ خَلْفَ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ، وَيَقُولُ: إِنَّ

هَذِهِ الْأَمَّةُ أَيْمَةٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ .

”قرب قیامت شام میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے۔ محمد ﷺ کے ذریعے ان ہی کے نزول کی خوشخبری دی گئی ہے اور وہ آپ ﷺ کی شریعت کے مطابق ہی فیصلے کریں گے، کسی سے اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مسلمانوں کے امام کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے اور فرمائیں گے: اس امت کے بعض افراد ہی ان کے لیے امام ہیں۔“ (لطائف المعارف، ص: 90)

❀ امام، ابو الحسن علی بن اسماعیل، اشعری رحمہ اللہ (260-324ھ) اہل سنت

والجماعت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَيَصْدِقُونَ بِخُرُوجِ الدَّجَالِ، وَأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَقْتُلُهُ .

”اہل سنت دجال کے خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اسے قتل کرنے کی تصدیق کرتے ہیں۔“

آگے چل کر لکھتے ہیں:

وَبِكُلِّ مَا ذَكَّرْنَا مِنْ قَوْلِهِمْ نَقُولُ، وَإِلَيْهِ نَذْهَبُ .

”اہل سنت کے جو اقوال ہم نے ذکر کیے ہیں، ہم بھی انہی کے مطابق کہتے ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہیں۔“

(مقالات الإسلاميين واختلاف المصلين: 324/1)

❀ امام، ابو مظفر، منصور بن محمد، سمعانی رحمہ اللہ (426-489ھ) فرماتے ہیں:

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «رَأَيْتُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ يَطُوفُ

بِالْبَيِّنَاتِ (صحیح البخاری : 3440، صحیح مسلم : 169)، فَدَلَّ عَلَى أَنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهُ فِي الْأَخْيَاءِ .

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) مسیح ابن مریم کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحیح البخاری : 3440، صحیح مسلم : 169) اس سے معلوم ہوا کہ صحیح بات یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔“

(تفسیر السمعانی: 325/1)

✽ شارح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ عِيسَى قَدْ رُفِعَ، وَهُوَ حَيٌّ عَلَى الصَّحِيحِ .

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا گیا تھا اور صحیح قول کے مطابق وہ زندہ ہیں۔“

(فتح الباری شرح صحیح البخاری : 375/6)

✽ شارح صحیح بخاری، علامہ محمود بن احمد، عینی حنفی (762-855ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا شَكَّ أَنَّ عِيسَى فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ حَيٌّ، وَيَفْعَلُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ .

”اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں اور زندہ ہیں۔“

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہے کرتا ہے۔“ (عمدة القاری : 160/24)

✽ حافظ، ابوفدا، اسماعیل بن عمر، ابن کثیر رحمہ اللہ (700-774ھ) فرماتے ہیں:

وَهَذَا هُوَ الْمَقْصُودُ مِنَ السِّيَاقِ الْإِحْبَارُ بِحَيَاتِهِ الْآنَ فِي السَّمَاءِ، وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَزْعُمُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ الْجَهْلَةُ أَنَّهُمْ صَلَبُوهُ، بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ قَبْلَ يَوْمِ

الْقِيَامَةِ، كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ.

”حدیث کے سیاق سے یہ خبر دینا مقصود ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں۔ جاہل اہل کتاب جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے دی تھی، تو ایسا بالکل نہیں ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھا لیا تھا۔ قیامت سے پہلے آپ آسمان سے اتریں گے، جیسا کہ متواتر احادیث بتاتی ہیں۔“ (البداية والنهاية: 218/19، طبعة دار هجر)

دیوث کون؟

دیوث وہ ہوتا ہے، جو اپنے اہل و عیال کے سلسلے میں بے غیرت ہو۔ ان کو برائی کو ملوث دیکھ کر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اسے بھڑوا اور دلال بھی کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں وعید شدید آئی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْءُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرَّجَالِ، وَالْدِّيُوثُ».

”تین قسم کے لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے، نہ ہی اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ان کو نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ ① والدین کے نافرمان، ② ایسی عورتیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ③ دیوث۔“

(مسند الإمام أحمد: 134/2، سنن النسائي: 2562، وسنده صحيح)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (7340) نے ”صحیح“، امام حاکم رحمہ اللہ (72/1)

نے ”صحیح الاسناد“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔